پروگرام نمبر 24

Reviewed + found ok. Oct 26, 1984
[signature]

سامعین! دُنیا ایک اسٹیج ہے اور ہم سب اِس کے کردار ہیں۔ یہاں ہر کوئی اپنا اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ کوئی اچھا، کوئی بُرا۔ اچھا کردار دُنیا میں اُن لوگوں کی علامت ہے جو نیک سیرت ہیں اور بُرا کردار اُن لوگوں کی علامت ہے جو گناہگار ہیں۔ ہر کوئی اپنا کردار ادا کرکے ہمیشہ کیلئے پسِ پردہ چلا جاتا ہے لیکن جو شخص اپنے مالکِ حقیقی کی مرضی، احکامات اور ہدایات کے مُطابق صرف اچھا اور نیک سیرت کردار ادا کرتا ہے وہ پسِ پردہ چلے جانے کے باوجود زندہ و جاوید رہتا ہے یعنی امر ہو جاتا ہے۔ جیسے خُدا کا نیک بندہ ایوبؑ۔ ایوبؑ نے خُدا کی راہ میں اپنا تن، من، دھن قُربان کر دیا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ اُس نے اپنی ہستی کو خاک میں ملا کر اپنے جلالی خداوند کی ہستی کو سربلند اور فتح مند کیا۔ اُس نے کبھی خُدا کی مرضی اور احکامات کے خلاف کوئی قدم نہ اُٹھایا۔ بلکہ ہمیشہ اپنی ذات پر خُدا کی ذات کو ترجیح دی۔ اِس کا زندہ ثبوت یہ ہے کہ شیطان کی دی ہوئی اذیت اور ابتری میں وہ یقیناً خدا کی تکفیر کر سکتا تھا۔ مگر اُس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اُس نے خدائے برحق کو بُرا بھلا کہنے کی بجائے اپنے آپ کو کوسنا شروع کر دیا۔ جس سے اُسکی اندرونی کیفیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

بائیبل مُقدس میں ایوبؑ 3 باب کے مُطابق۔ "ایوبؑ نے اپنا مُنہ کھول کر اپنے جنم دن پر لعنت کی اور ایوبؑ کہنے لگا۔ نابود ہو وہ دن جس میں، میں پیدا ہوا اور وہ رات بھی جس میں کہا گیا کہ دیکھو بیٹا پیدا ہوا۔ وہ دن اندھیرا ہو جائے۔ خدا اُوپر سے اُسکا لحاظ نہ کرے اور نہ اُس پر روشنی پڑے اندھیرا اور موت کا سایہ اُس پر قابض ہوں۔ بدلی اُس پر چھائی رہے۔ اور دن کو تاریک کر دینے والی چیزیں اُسے دہشت زدہ کریں۔ بڑی تاریکی اُس رات کو دبوچ لے۔ وہ سال کے دنوں کے درمیان خوشی نہ کرنے پائے۔ اور نہ مہینوں کے شمار میں آئے۔ وہ رات بانجھ ہو جائے۔ اُس میں خوشی کی کوئی صدا نہ آئے۔ دن پر لعنت کرنے والے اُس پر لعنت کریں اور وہ بھی جو اژدہا کو چھیڑنے کو تیار ہیں۔ اُسکی شام کے ستارے تاریک ہو جائیں۔

وہ روشنی کی راہ دیکھے جبکہ وہ ہے ہی نہیں اور نہ وہ صبح کی پلکوں کو دیکھے کیونکہ
اُس نے میری ماں کے رَحم کے دروازوں کو بند نہ کیا اور دُکھ کو میری آنکھوں سے
چھپا نہ رکھا۔ میں رَحم ہی میں کیوں نہ مر گیا؟ میں نے پیٹ سے نکلتے ہی جان
کیوں نہ دے دی؟ مجھے قبول کرنے کو گھٹنے کیوں تھے اور چھاتیاں کہ میں اُن سے پیئوں۔
نہیں تو اِس وقت میں پڑا ہوتا اور بے خبر رہتا۔ میں سو جاتا۔ تب مجھے آرام
ملتا۔ زمین کے بادشاہوں اور مشیروں کے ساتھ جنہوں نے اپنے لئے مقبرے بنائے
یا اُن شاہزادوں کے ساتھ ہوتا۔ جن کے پاس سونا تھا۔ جنہوں نے اپنے گھر
چاندی سے بھر لئے تھے۔ یا پوشیدہ اِسقاطِ حمل کی مانند میں وجود میں نہ آتا۔
یا اُن بچوں کی مانند جنہوں نے روشنی ہی نہ دیکھی۔
وہاں شریر فساد سے باز آتے ہیں اور تھکے ماندے راحت پاتے ہیں۔ وہاں قیدی
مِل کر آرام کرتے ہیں اور داروغہ کی آواز سُننے میں نہیں آتی۔ چھوٹے اور بڑے
دونوں وہیں ہیں اور نوکر اپنے آقا سے آزاد ہے۔ دُکھیارے کو روشنی اور تلخ جان
کو زندگی کیوں ملتی ہے؟ جو موت کی راہ دیکھتے ہیں پر وہ آتی نہیں۔ اور چھپے خزانوں
سے زیادہ اُس کے جویاں ہیں جو نہایت شادمان اور خوش ہوتے ہیں جب قبر کو
پا لیتے ہیں۔ ایسے آدمی کو روشنی کیوں ملتی ہے جس کی راہ چھپی ہے۔ اور جسے خدا نے
ہر طرف سے بند کر دیا ہے۔ کیونکہ میرے کھانے کی جگہ میری آہیں ہیں اور میرا کراہنا
پانی کی طرح جاری ہے۔ کیونکہ جس بات سے میں ڈرتا ہوں وہی مجھ پر آتی ہے۔
اور جس بات کا مجھے خوف ہوتا ہے وہی مجھ پر گزرتی ہے۔ کیونکہ مجھے نہ چین
ہے نہ آرام نہ مجھے کل پڑتی ہے بلکہ مُصیبت ہی آتی ہے۔"
ایوب کے منہ سے نکلے ہوئے یہ پُر درد الفاظ محض اُس کرب اور اذیت کا سبب
تھے جس میں سے وہ گزر رہا تھا۔ لیکن اُس کا ایمان ابھی زندہ تھا۔ اُس کے صبر کا
پیمانہ لبریز نہیں ہوا تھا۔ بلکہ وہ ایمان اور صبر ہی کی بدولت کرب اور اذیت پر
غالب آیا۔ اور اِس کا زندہ ثبوت اُس کے وہ پُرعزم اور پُراُمید الفاظ ہیں جو
اُسکی اپنی زندگی کا نچوڑ اور حاصِل ہیں اور جن کا ذکر ایوب کی کتاب ۱۹ باب اُسکی
23 سے 26 آیت تک ہے۔ "کاش کہ میری باتیں اب لکھ لی جاتیں!
کاش کہ وہ کسی کتاب میں قلمبند ہوتیں۔ کاش کے وہ لوہے کے قلم اور سیسے سے

ہمیشہ کیلئے چٹان پر کندہ کی جاتیں! لیکن میں جانتا ہوں کہ میرا مخلصی دینے والا زندہ ہے اور آخرکار وہ زمین پر کھڑا ہوگا۔ اور اپنی کھال کے اِس طرح برباد ہوجانے کے بعد بھی میں اپنے اِس جسم میں سے خُدا کو دیکھونگا۔"

سامعین شیطان کی دی ہوئی اُس اذیت اور کرب کی کیفیت کے دوران ایوب کی حالت اُس پیاسی ہرنی کی مانند تھی جو تپتے ہوئے میدان میں پیاس کی شدت سے بے حال ہوکر آسمان کی طرف مُنہ اٹھائے ہانپ رہی ہے اور پانی کی خواہش مند ہے۔

S.No149 DUR-1.05 , 5-10 گیت #

جیسے ہرنی ہانپتی پیاسی۔ خواہش مند ہے پانی کی۔
اے خداوند دیکھ یہ عاصی۔ تیرے لئے ہانپتا بھی۔

الہیٰ آپ نے ایوبؑ کی درد و کرب میں ڈوبی ہوئی وہ التجا سنی جو شیطان
کی اذیت کے بعد اُس کے ہونٹوں سے بے اختیار ہو کر نکلی ۔
اُس نے اپنی ہستی کا انکار کر کے خدا کی ہستی کا اقرار کیا ۔ یہی وجہ تھی
کہ اُسکی ایک ایک تڑپ میں خدا کی فتح کی للکار تھی ۔ اُس کے بدن کا ایک ایک
ناسور خدا کی جیت اور شیطان کی شکست کی گواہی دے رہا تھا ۔ اُس نے
اپنے صبر و تحمل سے یہ ثابت کر دیا کہ شیطان فتح و کامرانی کا حسین خواب تو
دیکھ سکتا ہے لیکن اُس خواب کو حقیقت کا روپ نہیں دے سکتا ۔ کیونکہ
"شیطان" اور "حقیقت" دو ایسے متضاد نام ہیں ۔ جنہوں نے کبھی ایکدوسرے
کا سامنا نہیں کیا ۔ ہم اپنے اگلے پروگرام میں ابرہام ، اضحاق اور یعقوب
جیسے قدیم بزرگوں کی الہٰی برکات اور اُن کی اپنی خصوصیات کا ذکر کریں گے
جن کے سبب سے شیطان کے سارے خواب حقیقت کا روپ دھارنے
کی بجائے خاک میں مل گئے ۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ
پروگرام سنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ
شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الہٰی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے ۔
اِس پروگرام کی اہمیت اور تقدس کو ذہن میں رکھتے ہوئے آپ سے
درخواست ہے کہ اِس سلسلے کا کوئی بھی پروگرام سننا مت بھولیئے گا ۔
بہنو اور بھائیو ! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے
اور کلامِ الہٰی کے گہرے مطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے نشر
کردہ اِس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں تو
ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 42 طلب کریں ۔
پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے
آخر میں کریں گے
یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے
میں مل جائیگا ۔
اب اجازت دیجیئے ۔
خدا حافظ ۔